



سوال

(347) زبانی طلاق

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے کے بارے میں یہ کہ مسمیٰ نور صمد ولد نواب قوم بھٹی گوٹھ حاجی شاہ آرائیں تحصیل مورا ضلع نواب شاہ کارہائشی ہوں یہ کہ مجھے شرعی مسئلہ دریافت کرنا مقصود ہے جو ذیل عرض ہے۔

یہ کہ میری حقیقی دختر سمات معراج بی بی کو اس کے خاوند مسمیٰ محمد علی ولد انور قوم بھٹی موضع گوٹھ حاجی شاہ محمد آرائیں تحصیل مورا ضلع نواب شاہ سے عرصہ قریب ایک سال ہوئے کر دیا تھا جب کہ سمات معراج بی بی اپنے خاوند مذکور کے ہاں 3 ماہ رہ کر حق زوجیت ادا کرتی رہی دوران آبادگی فریقین میں ناچاکی پیدا ہو گئی کیونکہ مذکورہ آوارہ رہتا تھا اور ہر طرح کا نشہ وغیرہ کرتا تھا اس کے علاوہ معراج بی بی کو اکثر ذکوب کرتا اور رتا پٹتا۔ مذکورہ اپنے خاوند کے ہاں نہایت تنگ دستی کے ساتھ دن گزارتی رہی بلا آخر مذکورہ محمد علی نے ربرو گوان ذیل کے سمات معراج بی بی کو زبانی تین بار کہہ کر اور اپنے نفس پر حرام کہہ کر اپنے گھر سے ہمیشہ کے لیے نکال دیا ہوا ہے جس کو عرصہ قریب 9 ماہ ہو چکا ہے اور تاحال رجوع نہیں کیا حالانکہ مصالحت کی کوشش کی گئی ہے مگر صلح نہیں ہو سکی۔ اب علماء دین سے سوال ہے کہ وجوہات مذکورہ بالا میں شرعا خاوند کی طرف سے طلاق ہو چکی ہے یا کہ نہیں۔ ہمیں شرعا جواب دے کر عند اللہ ماجور ہوں کذب بیانی کا سائل خود ذمہ دار ہے۔

(سائل نور صمد والد سمات معراج بی بی)

تصدیق: ہم اس سوال کی حرف بحرف تصدیق کرتے ہیں کہ سوال بالکل صداقت پر مبنی ہے اگر کسی وقت بھی غلط ثابت ہوگا تو ہم تصدیق کنندگان اس کے ذمہ دار ہوں گے۔ ہمیں شرعی فتویٰ دیا جانا مناسب ہے۔

1- مولوی نور محمد ولد سلیمان قوم بھٹی موضع جان گوٹھ۔

2- غلام قادر ولد سلیمان قوم بھٹی ٹھٹھہ مقدر کا تحصیل و ضلع اوکاڑہ۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

صورت مسؤلہ میں بشرط صحت سوال و بشرط صحت واقعہ واضح ہو کہ جس طرح تحریری طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ بینہ زبانی طلاق بھی شرعا واقع ہو جاتی ہے۔ اس مسئلہ میں کوئی اختلاف



نہیں کیونکہ شروع اسلام سے نکاح طلاق سب زبانی کلامی منعقد ہوتے چلے آئے ہیں کہ اہل عرب بالعموم لکھنے پڑھنے میں کورے تھے۔ حضرت بن عمر کی درج ذیل حدیث اس حقیقت کی نشاندہی کر رہی ہے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما، عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال: (انما امیة امیة، لا یتکتب ولا ینحسب باب قول النبی لا یتکتب ولا ینحسب۔ (صحیح البخاری ج 1 ص 252)

کہ ہم ناخواندہ لوگ ہیں ہم کتابت اور لکھنے کے ماہر نہیں ہیں۔ اس لیے شروع سے زبانی نکاح و طلاق کا عمل متواتر چلا آ رہا ہے اب ان دونوں قسم کی طلاق کے وقوع کی دلیل ملاحظہ فرمائیے:

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ تجاوز عن امتی ما حدث بہ انفسہا ما لم تعمل او تتکلم قال قتادۃ اذا طلق فی نفسه فلیس بشیء (صحیح البخاری ج 2 ص 794 باب الطلاق فی الاطلاق والکفرہ والسکران الخ)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری امت سے اس کے دل کے خیالات کا محاسبہ معاف کر رکھا ہے۔ جب تک ان پر عمل نہ کرے یا زبان سے بول کر بیان نہ کرے۔ اس حدیث سے دو مسئلے ثابت ہوتے ہیں۔

1- کہ تحریری طلاق واقع ہو جاتی ہے گو زبانی سے طلاق کا لفظ ادا نہ کرے جیسا کہ حدیث کے الفاظ (ما لم تعمل) اس حقیقت پر دلالت کر رہے ہیں۔ حافظ ابن حجر اس حدیث پر لکھتے ہیں۔

واستدل به علی أن من كتب الطلاق طلقت امرته؛ لأنه عزم بقلبه وعمل بكتابه وهو قول المصنف۔ (فتح الباری ج 9 ص 345)

کہ اس حدیث سے استدلال کیا گیا ہے۔ جو شخص اپنی بیوی کو تحریر طور پر طلاق دے دے گا تو اس کو طلاق ہو جائے گی کیونکہ اس نے اپنے دل سے ارادہ کیا اور ساتھ ہی لکھنے کا عمل کیا۔ جمہور علماء اسلام کا یہی مذہب ہے کہ طلاق واقع ہو گئی۔

2- اس حدیث سے دوسرا مسئلہ یہ ثابت ہو کہ تحریری طلاق کی طرح زبانی طلاق واقع ہو جاتی ہے جیسا کہ اس حدیث کا آخری جملہ (او تتکلم) اس حقیقت پر دلالت کر رہا ہے۔ چنانچہ امام ترمذی رقمطراز ہیں:

قال أبو عیسی: ہذا حدیث حسن صحیح، والعمل علی ہذا عند اہل العلم، ان الرجل اذا عدت نفسه بالطلاق لم یکن شیء حسی ینتکلم بہ۔ (جامع الترمذی مع تحفۃ الاوحدی ج 2 ص 415)

کہ اہل علم کا اسی حدیث پر عمل ہے کہ جب تک طلاق دہندہ اپنی زبان کا لفظ ادا نہ کرے گا طلاق واقع نہ ہوگی

4- امام شوکانی لکھتے ہیں۔ اور حدیث ابی ہریرہ

للإستدلال به علی أن من طلق زوجته بقلبه ولم یلفظ بلسانہ لم یکن لذلک حکم الطلاق؛ لأن خطرات القلب مغفورة للعباد۔ (نیل الاوطار ج 6 ص 6)

معلوم ہوا کہ زبانی طلاق واقع ہو جاتی ہے جیسا کہ امام شوکانی نے آخر میں امام ترمذی کے حوالے تحریر فرمایا ہے۔

5- امام ابن رشد قرطبی وضاحت فرماتے ہیں:

أجمع المسلمون علی أن الطلاق یقع إذا کان ینتہ صریحاً۔ فمن اشترط فیہ النیۃ واللفظ الصریح فاتباع الظاہر الشرع۔ (بدایۃ المجتہد ج 2 ص 55)



کہ رج طلاق کی نیت سے لفظ طلاق استعمال کیا جائے گا تو بلاشبہ طلاق واقع ہو جائے گی۔ اس پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے۔

6- شیخ الاسلام سید نذیر حسین محدث دہلوی بھی زبانی طلاق کے وقوع کے قائل ہیں۔ ملاحظہ فتاویٰ نذیریہ ج 3 ص 73۔

7- مفتی محمد شفیع آکر بھی کت بھی یہی فتویٰ ہے کہ زبانی طلاق ہو جاتی ہے۔ فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ج 2 ص 633۔

فیصلہ مذکورہ احادیث صحیحہ، جمہور علماء اسلام کی تصریحات کی روشنی میں سخت واقعہ مسماٹ معراج بی بی دختر نور صمد بھٹی ساکن گوٹھ حاجی شاہ محد ضلع نواب شاہ کورجھی طلاق واقع ہو چکی ہے۔ اور سوال نامہ خط کشیدہ تصریح کے مطابق طلاق کو تقریباً 9 ماہ ہو چکے ہیں۔ اگر یہ سچ اور صحیح ہے تو پھر مسماٹ معراج بی بی کا نکاح ٹوٹ چکا ہے۔ کے عرصے میں طلاق کی مدت پوری ہو چکی ہے اور رجھی طلاقوں میں عدت گزر جانے پر نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔ لہذا بشرط صحت نکاح ٹوٹ چکا ہے۔ مفتی کسی قانون ستم کا ہر گز ذمہ دار نہیں ہوگا۔ اور عدالت مجاز کی توثیق انتہائی ضروری ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج 1 ص 842

محدث فتویٰ